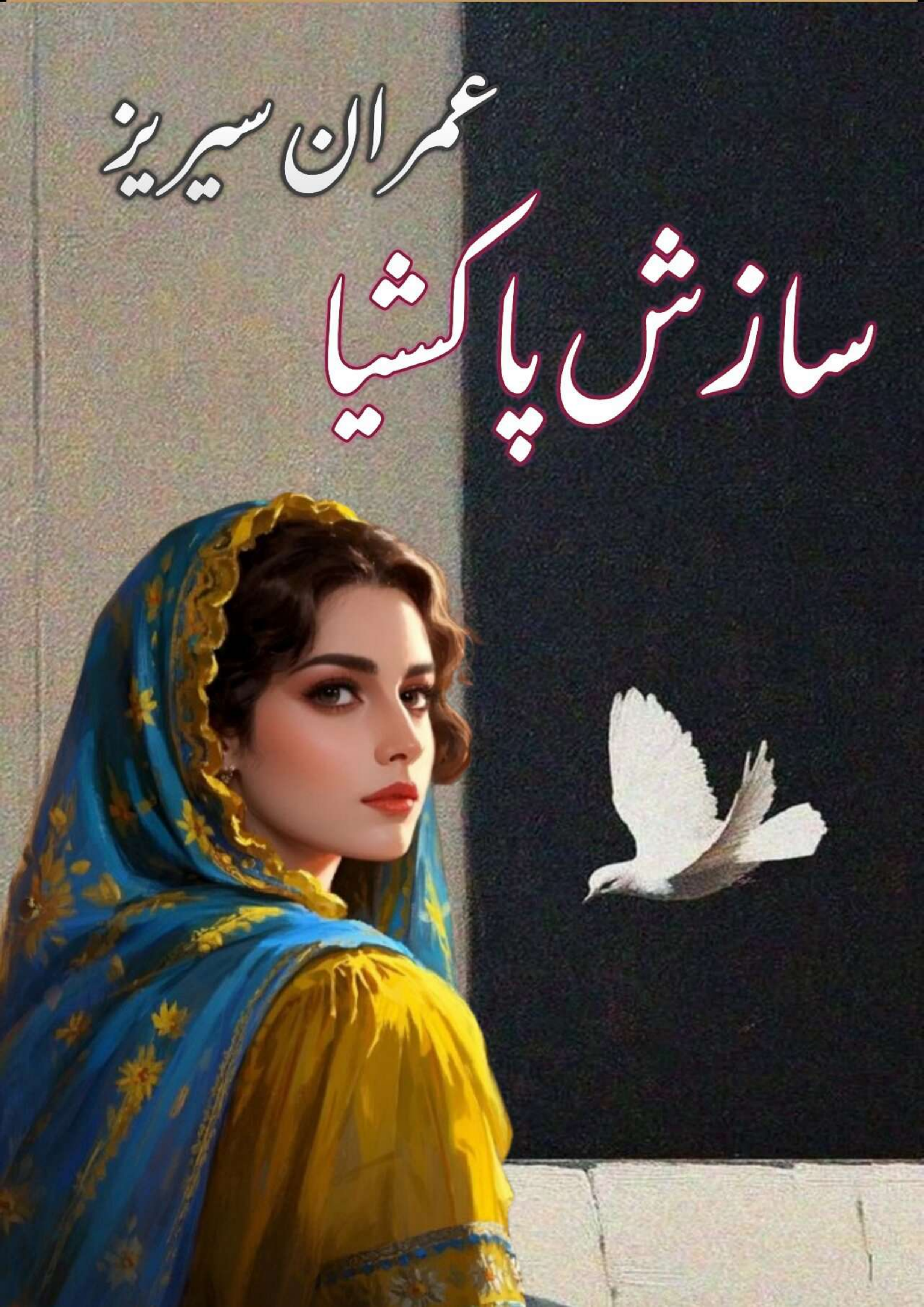

عمران سیریز
سازش پاکیشیا

ناول

سازش پاکشیا

نورین خان

جاسوسی ناول سازشِ پاکشیا

نورین خان پشاور

رات کے سناٹے میں اسلام آباد کے پوش علاقے F-6 میں واقع ایک پوش عمارت کی کھڑکیوں سے ہلکی ہلکی روشنی چھن رہی تھی۔
یہ سیکرٹ سروس ڈائریکٹوریٹ کا خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا، جسے عام لوگ ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ سمجھتے تھے،
مگر اصل میں یہاں سے پاکشیا کے سب سے حساس انٹیلیجنس آپریشنز کنٹرول کیے جاتے تھے۔
کمرہ نمبر 9 میں، کرسی پر نیم لیٹا، عمران اپنی مخصوص لاپرواہی سے چائے کے کپ کو گھور رہا تھا۔
اس کی آنکھوں میں شرارت چھپی ہوئی تھی، اور چہرے پر وہی خوداعتماد مسکراہٹ جو اس کے مخالفین کو الجھا دیتی تھی۔
فیاض! عمران نے آواز دی۔
پاس ہی صوفے پر بیٹھا فیاض، جوان کا دیرینہ دوست اور ساتھی تھا، چونک کر بولا، اب کیا شرارت سوجھی ہے، حضور؟
کوئی شرارت نہیں فضی ڈارلنگ۔

میں سوچ رہا ہوں زرینہ سے کہوں کہ کل تمہیں روسی جاسوسوں کے خلاف اکیلا بھیج دے۔
دیکھتے ہیں، تم کس شکل میں واپس آتے ہو۔ عمران نے شرارت سے آنکھ ماری۔
فیاض ہنسا، بس یہی کام رہ گیا ہے، میری ہی سیکرٹری زرینہ کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے بعد اب روسیوں کے ہاتھوں بھی؟
اسی لمحے دروازہ کھلا اور زرینہ، اپنے مخصوص تیکھے انداز میں، اندر داخل ہوئی۔
تم دونوں فرصت کے رسیا ہو یا خفیہ ایجنٹ؟ اور عمران صاحب، یہ آپ کی فائلز کہاں ہیں جو صبح تک صدر صاحب کو بھیجنی ہیں؟
عمران نے آنکھیں مٹکا کر کہا، زرینہ، جب تک تمہاری آواز میرے کانوں میں گونجتی ہے، مجھے دنیا کی کوئی فکر نہیں رہتی۔
اور ویسے بھی آپ میری سیکرٹری نہیں بلکہ سوپر فیاض کی سیکرٹری ہے۔
زرینہ نے جواب دیا، خدا کرے کہ تمہیں کبھی دشمن کے شکنجے میں وہی بات سننی پڑے۔

اتنے میں دو دبنگ شخصیات کمرے میں داخل ہوئیں۔ ایک، لمبا چوڑا، جوزف، جس کی خاموشی بھی دھمکی لگتی تھی،
اور دوسرا، ہلکی مسکراہٹ لیے، جوانا، جو عمران کی ٹیم کا سب سے چالاک دماغ گوراچٹا لمبا باڈی بلڈر تھا۔
دونوں ہی عمران کے باڈی گارڈز تھے، مگر اصل میں وہ انٹیلی جنس اہلکار سمجھے بھی تھے، جو کئی خفیہ مشنوں میں عمران کے ساتھ موت کو قریب سے دیکھ چکے تھے۔
مگر یہ اور بات تھی کہ انکے خرچے عمران خود اٹھاتا تھا۔
سر، کچھ غیر معمولی سگنلز ملے ہیں پاکشیا بارڈر سے۔ وہاں کچھ حرکت ہو رہی ہے۔ جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔
پاکشیا؟ وہی جو ہمارے جنوب مشرقی سرحد پر ہے؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔
جی، اور انٹیلی جنس کا کہنا ہے کہ وہاں حکومت کے اندر کچھ عناصر بیرونی قوتوں سے رابطے میں ہیں۔
شاید کوئی بڑی سازش تیار کی جا رہی ہے۔ جوانا نے فائل عمران کے سامنے رکھ دی۔

عمران نے گہری نظر سے فائل دیکھی، پھر سب کی طرف دیکھا۔

دوستو، لگتا ہے کھیل شروع ہو چکا ہے... اب ہماری باری ہے۔

جوزف نے ہلکی آواز میں کہا، تو کب نکل رہے ہیں، باس؟

عمران نے مسکرا کر کہا، بس فیاض کو سامان باندھنے دو۔ ویسے بھی یہ بیچارہ شہر کے آرام دہ ماحول سے بور ہو گیا ہے۔

اور زرینہ؟ صدر صاحب بتا دینا کہ عمران کی چھٹی ختم ہوئی۔

زرینہ نے سرد لہجے میں کہا، کاش دشمن تمہارے لطیفے سن کر ہی مر جائیں، تو ہمیں کام نہ کرنا پڑے۔

کمرے میں سب ہنسے، لیکن ان کی آنکھوں میں ایک سنجیدگی آ چکی تھی۔

سازش کی گھنٹیاں بج چکی تھیں... اور خفیہ سائے پھر سے پس پردہ دوبارہ سے حرکت میں آ چکے تھے۔

پاکشیا کے قریب، ایک سنسان پہاڑی درّہ... رات کے دو بجے۔

کہر میں لپٹی وادی میں سناٹا طاری تھا۔

پہاڑوں کے سائے کسی خوفناک دیو کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ دور کہیں الو کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

ایک پرانی جیپ، جس کے سائلنسر کا شور بھی دبانے کی کوشش کی گئی تھی، چپ چاپ رینگتی ہوئی ایک چٹان کے پیچھے جا رکی۔

ڈرائیور سیٹ سے عمران اترا، اُس کے ساتھ جوزف، فیاض اور جوانا بھی۔ سب کے چہرے سنجیدہ تھے، ہاتھ ہتھیاروں سے لیس اور ذہن مکمل الرٹ۔

تو میرے دوست۔۔۔ یہ جگہ تمہیں سوئٹزرلینڈ لگتی ہے؟ فیاض نے آہستہ سے عمران سے کہا۔

عمران نے زیرلب مسکراتے ہوئے جواب دیا، سوئٹزرلینڈ میں دشمن نہیں، صرف سیاح ہوتے ہیں۔

یہاں تو ہر پتھر کے پیچھے سازش چھپی ہے۔

جوزف نے جی پی ایس آلہ چیک کرتے ہوئے کہا، سر، وہ سگنل یہی پہاڑی درّے سے آ رہا تھا۔

شاید کوئی خفیہ ٹرانسمیٹر استعمال ہو رہا ہے۔

جوانا، جو ایک ماہر کوڈ بریکر تھی، نے کہا، ہم نے کل رات ایک انکرپٹڈ پیغام ڈی کوڈ کیا۔ اس میں 'آپریشن خاموش پرچم' کا ذکر تھا۔

پیغام پاکشیا کی فوج کے ایک جنرل کے نیٹ ورک سے ٹریس ہوا۔

عمران نے سنجیدگی سے کہا، اگر یہ صحیح ہے، تو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

فیاض، تم چٹان کے دائیں طرف چکر لگا کر پہرہ دو۔ جوزف، میرے ساتھ آؤ۔ جوانا، پیچھے سے کور دینا۔

چاروں الگ الگ سمتوں میں بکھر گئے۔

ایک تو اندھیرا ہے کچھ نظر نہیں آ رہا اور اگر سوپر فیاض کہی لڑھک گیا اور ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی تو مجھے زرینہ کو جواب دینا پڑے گا۔

چند لمحوں بعد، عمران اور جوزف ایک چھوٹے غار کے دہانے تک پہنچ چکے تھے۔ وہاں سے مدھم سی روشنی جھانک رہی تھی۔

عمران نے کان لگا کر سنا، اندر سے کسی کی آواز آ رہی تھی... غیر ملکی زبان میں۔

خاموش ذرا غور سے سنو جوزف۔

یہ تو پاکشیا کی زبان نہیں، یہ وسط ایشیائی لہجہ ہے! جوزف نے کہا۔

عمران نے سر ہلایا، یعنی بیرونی مداخلت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اندر دیکھتے ہیں۔

وہ دونوں آہستہ سے غار میں داخل ہوئے۔

اندر دو افراد ایک ٹیبل پر نقشے بچھائے بات کر رہے تھے، اور ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر میز پر رکھا تھا۔

ایک نقشے پر پاکشیا کے جنوبی علاقوں کے فوجی بیسز کے نشانات بنے ہوئے تھے۔

عمران نے جیب سے ایک دھواں بم نکالا، جوزف نے آنکھوں سے اشارہ کیا، اور اگلے ہی لمحے دھواں غار میں پھیل چکا تھا۔

چیخوں کی آواز سنائی دی، عمران نے اندر چھلانگ ماری، ایک شخص کو قابو کیا، جوزف نے دوسرے کو پستول کی نوک پر جما دیا۔

کون ہو تم لوگ؟ اور یہ آپریشن خاموش پرچم X کیا ہے؟ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

پکڑا گیا شخص ہنسا، تمہیں لگتا ہے کہ ایک جاسوس تمہارے سوالوں کے جواب دے گا؟

عمران نے مسکرا کر جیب سے انجیکشن نکالا، ہمیں تم سے بات نہیں کرنی... تمہاری زبان کھلوانا ہے، چاہے لاش سے ہو یا زندہ جسم سے۔

شخص کا رنگ زرد پڑ گیا۔

جوانا بھی غار میں پہنچ چکے تھے۔ سر، جلدی کریں۔ ٹرانسمیٹر نے آخری پیغام بھیج دیا ہے۔

ان کے ساتھیوں کو پتہ چل چکا ہوگا۔

فیاض نے وائرلیس پر خبر دی، سرحد پار کچھ حرکت ہو رہی ہے، شاید ان کا ریسکیو اسکواڈ آ رہا ہے۔

عمران نے مختصر حکم دیا، نقشے سمیٹو، ٹرانسمیٹر تباہ کرو، اور ان دونوں کو ساتھ لے کر نکلتے ہیں۔ ہمیں فوراً واپس بیس جانا ہوگا۔

رات کی تاریکی میں، جیپ پھر سنسان پہاڑیوں میں غائب ہوگئی، اور ان کے پیچھے ایک چھوٹی سی آگ نے وہ غار راکھ میں بدل دیا۔

لیکن اب کھیل بڑھ چکا تھا۔ سازش محض ایک پیغام یا ایک غار تک محدود نہیں تھی۔

اس کے پیچھے ایک بہت بڑی طاقت تھی، جو پاکشیا کی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔

اور عمران جانتا تھا... اصل جنگ ابھی شروع ہوئی تھی۔

اخاہ! سوپر فضی اسے پہچانا؟

نہیں۔۔

اب دیکھو غور سے۔

اوہ! اب پہچانا یہ تو ہد ہد ہے۔

مجھے حکم ہوا ہے کہ تمھیں بھی ساتھ لیتا جاوں۔

کب؟

ابھی ابھی۔

اف! ابھی ابھی۔

ہاں تو اور کیا۔ صبح تڑکے تو جہاز روانہ ہوگا۔

ابھی چار پانچ گھنٹے ہیں کچھ تیاری تو کرلوں۔ ایں! بس! افسوس!

بس رہنے دو تم مت جاو چڑیا جتنی جان ہے تمھاری عمران نے کہا۔

ہائے! کیا ناکامی ونامرادی ہے۔

حضرات ناظرین! ستم کا سامنا ہے۔ میں نے لاکھ کلیجے پر پتھر رکھ لیا۔ مگر اشکوں دریا امڈ امڈ کر آتا ہے۔

عمران کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

کل پاکشیا کے دارالحکومت میں ملے گے۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کی

جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔

پاکشیا کا دارالحکومت زاولگراد ایک پُرہجوم مگر گھمبیر سا شہر تھا۔
وہاں کی سڑکیں ہر وقت فوجی گاڑیوں سے بھری ہوتیں، اور ہر عمارت کی چھت پر کوئی نہ کوئی وردی پوش چوکسی سے کھڑا نظر آتا۔
عمران، جوزف، جوانا اور فیاض، سب اس وقت ایک پرانی وین میں بیٹھے شہر کی ایک پرانی مارکیٹ کے نزدیک رُکے تھے۔
سب نے سادہ، مقامی طرز کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔
یہ ہے تمہارا شاہی زاولگراد؟ مجھے تو یہاں ہر کھمبے پر مشکوک چہرے دکھ رہے ہیں۔ فیاض نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔
مشکوک تو تم خود لگ رہے ہو، خاص طور پر اس بوری رنگ کے کوٹ میں۔ لگتا ہے تمہیں کسی میلے سے پکڑ کر لائے ہوں۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔
جوانا نے سامنے موجود ایک چائے خانے کی طرف اشارہ کیا، وہ سامنے والی عمارت میں 'کرنل زارک' ہے، پاکشیا کی خفیہ فوجی یونٹ کا افسر۔
ہم نے اسے پیغام پہنچایا تھا کہ وہ ہمیں 'آپریشن خاموش پرچم' کے بارے میں معلومات دے گا... اگر واقعی وہ ہمارے ساتھ ہے۔
عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا، یعنی یا تو ہمیں معلومات ملیں گی، یا گولی۔
جوزف بولا، میں اس کی پشت کی نگرانی کروں گا، تم دونوں اندر جاؤ۔
عمران اور جوانا چائے خانے میں داخل ہوئے۔ اندر مٹیالے رنگ کی دیواروں پر پرانی تصویریں تھیں،
اور ایک کونے میں ایک درمیانی عمر کا شخص اخبار میں چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ وہی کرنل زارک تھا۔
جوانا اس کے سامنے بیٹھ گیا، عمران نے دانستہ قدرے بلند آواز میں چائے کا آرڈر دیا تاکہ آس پاس بیٹھے لوگ اُن کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہوں۔
زارک نے دھیرے سے اخبار نیچے کیا، اور کاغذ کی ایک پرچی عمران کی طرف سرکائی۔
عمران نے پرچی پڑھ کر آنکھیں سکیڑ لیں:
خاموش پرچم دراصل اندرونی بغاوت ہے۔ وزیرِ دفاع پاکشیا کے فوجی سربراہ کو ہٹانا چاہتا ہے،
اور پاکشیا کے ساتھ جھوٹا سرحدی تنازع کھڑا کر کے مارشل لا لگوانا چاہتا ہے۔ اس کے لیے غیر ملکی ایجنسیوں کی مدد بھی لی جا رہی ہے۔
یہ کیسے ثابت کریں گے؟ عمران نے آہستہ سے پوچھا۔[1]
"میں ایک میٹنگ کی خفیہ آڈیو ریکارڈنگ رکھتا ہوں، جو آج رات آئینہ ہال ※ میں خفیہ نیلامی میں فروخت ہوگی۔
دشمن اسے خریدنے آ رہا ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو گئے، تو تم جنگ نہیں روک سکو گے۔
عمران نے گہرا سانس لیا، تو پھر ہمیں آج رات وہ ریکارڈنگ لینی ہے... کسی بھی قیمت پر۔
زارک نے اٹھنے سے پہلے کہا، یاد رکھو، اگر پکڑے گئے، تو میں تمہیں نہیں جانتا۔
اچھا ٹھیک ہے بے فکر رہو۔
چائے خانے کے دروازے سے وہ خاموشی سے نکل گیا۔
رات کو، آئینہ ہال میں داخلے کی اجازت صرف مخصوص لوگوں کو تھی۔ یہ ایک قدیم، مگر عالی شان ہال تھا جو اب خفیہ بولی کے لیے استعمال ہو رہا تھا۔
وہاں سفارتی بیگز، ہیرے، پرانی کتابیں، اور خفیہ دستاویزات بیچی جاتی تھیں۔
عمران نے جعلی پاسپورٹ پر اپنا نام سید فرہاد بخاری رکھا تھا، جوانا اس کا مترجم بنا، اور فیاض بظاہر ایک عرب خریدار کی شکل میں الگ داخل ہوا۔
جوزف سکیورٹی روم میں گھس چکا تھا۔
یار سب کے حلیے آج الگ الگ ہی تھے۔

اچانک، بولی شروع ہوئی۔
آئٹم نمبر 9, ایک خفیہ ریکارڈنگ جس سے ایک بین الاقوامی سازش کا پردہ فاش ہوتا ہے۔ بولی کی شروعات 5 لاکھ پاکشیا روپیہ۔
عمران نے ہاتھ اٹھایا، ساتھ ہی ایک سیاہ کوٹ والا مشتبہ شخص بھی۔
بولی بڑھتی گئی۔

دس لاکھ... عمران

بارہ لاکھ... سیاہ کوٹ والا

پندرہ لاکھ... فیاض، عربی لہجے میں، میں لوں گا

جوزف کی آواز کان میں آئی، باس، یہ سیاہ کوٹ والا دراصل روسی ایجنٹ نکلا ہے، میرے پاس اس کی فائل ہے۔

اچھا تو یہ بات ہے۔
عمران نے جوانا سے کہا، جوزف کو کہو، بجلی بند کرے۔
اگلے لمحے، پورے ہال کی روشنیاں گل ہو گئیں۔ چیخ و پکار، دھکم پیل۔
عمران نے اندھیرے می
ریکارڈنگ والا بریف کیس سمیٹا اور دروازے کی طرف دوڑا۔
پچھلے دروازے سے نکلتے ہی جوزف گاڑی لیے تیار کھڑا تھا۔
کامیاب ہو گئے؟ فیاض نے سانس پھلاتے ہوئے پوچھا۔
عمران نے بریف کیس بلند کر کے کہا، اب ہمارے پاس وہ ثبوت ہے جو پوری سازش کا منہ بند کر سکتا ہے۔
مگر یہ کھیل ابھی ختم نہیں ہوا... دشمن اب ہمیں ختم کرنا چاہے گا۔

یہ کوئی وقت ہے تمھارے آنے کا؟ فیاض نے بے زاری سے کہا۔
دیکھو فضی ڈارلنگ: میرا جی چاہتا ہے کہ اس وقت زمین دھنس جائے اور میں زمین کے اندر چلا جاوں۔
وجہ بھی بتاو کیوں دفن ہونا چاہتے ہو؟
پہلے وجہ بتاو پھر میں تمھاری خواہش شائد پوری کر دو فیاض ایک فائل الماری میں رکھتے ہوئے بولے۔

دل کی لگی بری ہوتی ہے فیاض صاحب۔
کبھی بھی خدا دشمن کو بھی اپنے یار آشنا سے جدا نہ کرے۔۔

ہم بھی یہ سب پاپڑ بیل چکے ہیں۔ صدہا مصیبتیں جھیل چکے ہیں۔ ہائے میری۔۔۔ ہائے میری جان۔
اچھا تو یہ بات ہے یہ دیکھو یہ سب باتیں میں نے ریکارڈ کر لی ہے اور وقت آنے پر بھابھی جی کو سنا دونگا۔
خدا تجھے غارت کریں عمران تم کبھی نہیں سدھرو گے۔
سدھر کے مجھے کیا ملے گا۔

لیکن جہاں گل ہے، وہاں خار ہے۔ جہاں خزانہ ہے وہاں مار ہے۔
میرا دل گواہی دیتا ہے سوپر فضی کہ تمھاری ایکس ٹائپو تمھیں ضرور ملی گی۔

عمران سدھر جاو سدھر جاو
بس میں دفتر سے واپس جا رہا ہوں یہ کہہ کر کیپٹن فیاض دفتر سے چلے جاتے ہیں۔

اسلام آباد، صبح سات بجے۔ وزیرِ اعظم ہاؤس کے قریب واقع خفیہ انٹیلیجنس سیل میں عمران، فیاض، جوزف اور جوانا کا ہنگامی اجلاس جاری تھا۔
آپریشن خاموش پرچم کی خفیہ ریکارڈنگ،

جو پاکشیا سے بڑی جان جوکھم میں لائی گئی تھی، اب خفیہ لابس میں تکنیکی تجزیے کے مراحل سے گزر چکی تھی۔
عمران میز کے سرے پر بیٹھا، فائل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سامنے ہولو اسکرین پر ایک آڈیو کلپ بار بار چلائی جا رہی تھی:
...اگر ہم پاکشیا کے ساتھ سرحدی جھڑپ کی جعلی خبر پھیلا دیں، تو عوام بھی فوج کے پیچھے کھڑی ہو گی۔
باقی کام ہمارے اندر کے دوست کر لیں گے۔۔۔ خاص طور پر 'پتنگ'۔
فیاض نے چونک کر کہا، 'پتنگ'؟ یہ کوڈ نیم ہے؟
جوانا نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا، یہ اگر کوڈ نیم ہے، تو یا تو کسی سیاست دان کا ہے... یا کسی بہت اہم عسکری شخصیت کا۔
جوزف نے ایک تصویر اسکرین پر ڈالی، یہ رہا وہ شخص جس نے 'آئینہ ہال' میں ریکارڈنگ خریدنے کی کوشش کی۔
اصل نام: الیگزینڈر سرکوف، روسی خفیہ ایجنسی کا سینئر افسر۔
عمران نے گہری سانس لی، اس کا مطلب ہے کہ پاکشیا صرف مہرہ ہے... اصلی کھیل کہیں اور ہو رہا ہے۔
فیاض نے آہستہ سے کہا، اور 'پتنگ'؟ کیا وہ... پاکستان کے اندر ہے؟
جوانا نے گردن ہلائی، جی۔ ہم نے ریکارڈنگ میں ایک ڈیجیٹل سگنل ڈھونڈا ہے۔۔۔۔
جو صرف پاکستان کے نیشنل ڈیفنس نیٹ ورک میں موجود ایک مخصوص پروٹوکول کے ذریعے فعال ہوتا ہے۔
عمران نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا، یعنی غدار ہمارے اندر ہے۔
جی باس ایسا ہی ہے۔
اگر میں نے اس غدار کی تکہ بوٹی نہ کی تو میرا نام بھی عمران نہیں۔
قصاب بعد میں بن جانا چلو اب گھر چلتے ہیں فیاض نے بے زاری سے کہا۔
اوکے سوپر فضی چلو نکلتے ہیں۔
رات، راولپنڈی کا ایک پوش بنگلہ۔
یہاں، ایک شخص فون پر کسی غیر ملکی نمبر سے بات کر رہا تھا۔
فکر نہ کریں، عمران اور اس کی ٹیم زیادہ دیر زندہ نہیں رہے گی۔ ریکارڈنگ ہمارے ہاتھ نہ آئی تو کیا،
ان کا اعتماد ہم توڑ دیں گے۔ اب اگلا قدم اسلام آباد میں اٹھے گا... اور تب عوام کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ غدار کون تھا۔
فون بند ہوا۔ وہ شخص اٹھا، اور دیوار پر لگی ایک تصویر کے پیچھے چھپا 'پتنگ' کا کوڈ والا فائل باکس بند کیا۔

وہ شخص... ایک سابق وزیر دفاع تھا، جسے کچھ مہینے پہلے بدنامی کی بنیاد پر برطرف کیا گیا تھا، مگر وہ اب بھی نظام کے اندر موجود تھا۔

دوسری طرف، عمران کی ٹیم نے جنرل عمر سے خفیہ ملاقات کی، جو پاکشیا کے موجودہ فوجی سربراہ تھے۔

ملاقات پاکشیا کی ایک فوجی چوکی میں ہوئی، جہاں عمران اور جنرل عمر نے ایک خفیہ معاہدے پر دستخط کیے:

اگر پاکشیا سازش کا ثبوت پیش کرے گا، تو پاکشیا کی حکومت اس جنگی بیانیے سے پیچھے ہٹ جائے گی۔

مگر واپس آتے ہوئے، اُن کی گاڑی پر اچانک حملہ ہو گیا۔

دھماکہ۔ گولیاں۔ آگ۔ دھواں۔

جوزف نے بمشکل گاڑی کو سڑک سے نیچے کھائی میں لے جا کر بچایا۔ جوانا کے بازو پر گولی لگی، فیاض معمولی زخمی ہوا۔

عمران نے خون آلود ہاتھ سے جوزف کو جھنجھوڑا، ہمیں زندہ واپس جانا ہے۔ 'پتنگ' کو بے نقاب کرنا ہے۔

یہ صرف ایک سازش نہیں، یہ پاکشیا کے اندرونی اعتماد کا امتحان ہے۔

اہاہاہا کیا سہانا سماں ہے؟ سلیمان پاشا آل پاکشیا باورچی ایسوسی ایشن چیرمین۔

صاحب اب ایسا کونسا موسم ہے کہ دل کی کلی کھل جاتی ہے۔

ابے گدھے ہمارا دماغ اس وقت آسمان پر ہے۔

خصوصی ہمارا جوزف نے تیزی سے کہا۔

تمھاری تو بات سمجھ آتی ہے جب بندہ شراب کی دس بوتلیں چڑھا لیتا ہے تو وہ تو بغیر ہوائی جہاز کے ہی اڑتا ہے۔

عمران نے آنکھ کے اشارے سے سلیمان کو منع کیا۔

جوزف کیا تم نے اورینٹل مشرقی زبانوں کی کتابیں اس انہماک سے پڑھی ہیں کہ اکثر جملے

انھیں کے خیالات کی طرح بولنے لگتے ہیں مثال کے طور پر اس وقت ہوا خوب ٹھنڈی ہے۔ شائد آج مینا برسا ہے۔

ٹھنڈی شراب سامنے ہے گلاس میں برف پڑی ہے سلیمان نے ساتھ ہی جواب دیا۔

سلیمان تم باز نہیں آو گے؟

عمران نے غصے سے کہا۔

جاو ہمارے لئے چائے لاو۔

معشوق مثل نرگس حیران
عاشق گل کی طرح چاک وگریبان

سلیمان شعر بڑبڑاتے ہوئے چلا جاتا ہے۔

اسلام آباد، رات دو بجے۔ شہر پر عجیب سا سکوت طاری تھا، جیسے کوئی طوفان آنے سے پہلے کی خاموشی ہو۔

عمران اپنی رہائش گاہ کے خفیہ تہہ خانے میں بیٹھا، "پتنگ" کی فائلز کو بار بار کھنگال رہا تھا۔ ہر صفحہ، ہر تصویر، ہر آڈیو کلپ... مگر حقیقت ابھی بھی دھند میں چھپی تھی۔

جوزف زخمی بازو کے باوجود الرٹ تھا۔

فیاض اس بار غیر معمولی سنجیدگی سے کام کر رہا تھا۔ جوانا کی بانہیں بندھی ہوئی تھیں، مگر اُس کی آنکھوں میں آگ تھی۔

باس، ہم سب جانتے ہیں یہ اندر کا بندہ ہے۔ اور اس کے اشارے پر ہی وہ حملہ ہوا۔ جوزف نے غصے سے کہا۔

ہاں،اوراب وقت آ گیا ہے کہ ہم اسے بے نقاب کریں،لیکن قانونی طریقے سے نہیں، بلکہ اس کے اپنے کھیل میں گھس کر۔عمران نے پرعزم انداز میں کہا۔

اگلی صبح: اسلام آباد، وزارتِ دفاع کے دفتر میں

عمران نے وزیرِ دفاع کی زیرِ نگرانی ایک خفیہ بریفنگ میں وہ ریکارڈنگ پیش کی، جو آپریشن خاموش پرچم کو آشکار کرتی تھی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

وزیر دفاع نے گہری آواز میں کہا،

اگر یہ سب سچ ہے،توہمیں اندرونِ ملک موجود سازشی کو تلاش کرنا ہوگا۔

عمران نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا،

جناب،ہم نے کوڈ نیم ’پتنگ‘ کی ٹریس کی ہے۔

اوراس کا تعلق آپ ہی کے عملے کے اندر سے نکلتا ہے۔

پورا کمرہ سن ہو گیا۔

ادھر،راولپنڈی میں” پتنگ “ گھبرا چکا تھا۔

ایک خفیہ کمرے میں اُس نے بیرونی طاقت کے نمائندے سے رابطہ کیا:

عمران بہت قریب آ چکا ہے۔ مجھے ختم کرنا پڑے گا اُسے۔

جواب آیا، پھر جلد ختم کرو۔ایک بار اگر سچ سامنے آ گیا،توتم بچ نہیں پاؤ گے۔

رات 9 بجے D-Chowk کے قریب عمران کی گاڑی پر ایک اور حملہ ہوگا اوراس بار وہ بچ نہیں پائے گا ہاہاہا بلند قہقہہ بلند ہوا۔

باس اس وقت بالآخر باہر نکلنے کی کیا ضرورت تھی آپ مجھے حکم دیتے میں کام نپٹا دیتا۔

اس سے پہلے کہ عمران جوزف کی بات کا جواب دیتا اچانک ہی ایک تیز رفتار موٹر سائیکل سوار نے گاڑی پر دو راکٹ فائر کیے۔

جوزف نے بروقت اسٹیئرنگ گھمایا۔ایک راکٹ گاڑی کے پیچھے دھماکے سے پھٹا،دوسرا بمشکل چوک پر جا گرا۔

عمران نے فوری طور پر آرمی انٹیلیجنس کو اطلاع دی۔

یہی ہے ثبوت کہ ’پتنگ‘ ہمیں مارنا چاہتا ہے۔اب وقت ہے کہ اسے جال میں لایا جائے۔

باس آپ ٹھیک ہے میری فکر مت کرو جوزف یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔

عمران یہ تم اس حالت میں کیوں ہو؟

خیریت؟ کچھ بتاؤ تو۔۔۔

کیا بتاوں سوپر فضی شکر کرو بچ گئے ورنہ اب میں اوپر ہوتا اگر بروقت جوزف ایکشن نہیں لیتا ورنہ ہمارا تو کام تمام ہو چکا تھا۔

مگر تم لوگوں پر حملہ کس نے کیا؟

تمھاری سیکرٹری زرینہ کے عاشق نے۔

عمران!تم مجھے احمق سمجھتے ہو نہ؟ فیاض نے جھنجلا کر کہا۔

نہیں میں تمھیں احمق نہیں سمجھتا بلکہ گدھا سمجھتا ہوں عمران نے حسب عادت کہا۔

خدا تمھیں سمجھے عمران۔

اگر تقدیر میں یہی لکھا ہے تو بندہ بے بس و ناچار ہے۔جاو میرے لئے فرسٹ ایڈ باکس لاو۔

وہ تو میں کب کا لا چکا ہوں۔

ٹھہرو میں تم لوگوں کے لئے چائے اور کھانے کو کچھ لاتا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے کیپٹن فیاض کیچن میں چلا گیا۔

دوسرے دن پلان: پتنگ کو بے نقاب کرنے کا آپریشن۔

عمران نے ایک جعلی اجلاس کی منصوبہ بندی کی۔

ایک جعلی دستاویز تیار کی گئی جس میں ایک حساس سٹریٹیجک منصوبے کا ذکر تھا۔

یہ فائل مخصوص چینل سے جان بوجھ کر وزارتِ دفاع کے سسٹم میں داخل کی گئی۔

جوانا نے سسٹم میں ایک ٹریسر کوڈ رکھا جیسے ہی کوئی اندرونی شخص فائل اوپن کرتا، اس کی لوکیشن اور شناخت عمران کو فوری مل جاتی۔

چوبیس گھنٹے بعد...

بنگ!

الارم بجا۔

ٹریسر ایک خفیہ IP پر رکا۔

یہی ہے وہ! جوانا نے چیخ کر کہا۔

پتنگ کا اصل نام سامنے آ گیا:

بریگیڈیئر (ر) تیمور خالد سابق وزیر دفاع کا قریبی ساتھی، اور اب ایک تھنک ٹینک کا ڈائریکٹر۔

اسے معمولی الزامات کے بعد خاموشی سے ریٹائر کیا گیا تھا، مگر وہ در پردہ دشمن ایجنسیوں کے ساتھ ملوث نکلا۔

بالکل! نیچے آپ کے دیے گئے فائنل کنفرنٹیشن منظر کو میں تفصیل سے،

ڈرامائی انداز اور ایکشن کے ساتھ بیان کر رہا ہوں، تاکہ قاری خود کو منظر کا حصہ محسوس کرے:

صبح کی روشنی ابھی پوری طرح نہیں پھیلی تھی۔ دھند میں لپٹا ماحول خاموش، مگر بے چین تھا۔

عمران، جوزف، اور ایک تربیت یافتہ خفیہ ٹیم آہستگی سے تیمور کے فارم ہاؤس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

پوری ٹیم سیاہ وردی میں، ہتھیاروں سے لیس، مکمل خاموشی سے محاذ سنبھال چکی تھی۔

فارم ہاؤس کے گرد پہرہ کمزور تھا، شاید تیمور کو اندازہ نہیں تھا کہ گرفتاری اس قدر قریب ہے۔

پوزیشن سنبھالو!

عمران نے وائرلیس پر کہا۔ ٹیم نے فارم ہاؤس کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

اندر تیمور جلدی جلدی کاغذات، فائلز، اور بیرون ملک ایجنسیوں کے جعلی لیٹر ہیڈز ایک بیگ میں رکھ رہا تھا۔

میز پر ایک لوڈ شدہ پستول، پاسپورٹ، اور یورو کے بنڈل موجود تھے۔ ہیلی پیڈ پر ہیلی کاپٹر کی تیاری جاری تھی۔

اچانک دروازہ زور سے ٹوٹا۔

فوجی! تیمور چیخا، اور فوراً پستول اٹھا کر پیچھے ہٹا۔

دھواں، شور اور گھبراہٹ سب ایک ساتھ چھا گئے۔

عمران آہستہ آہستہ اندر داخل ہوا، اُس کی نگاہ براہ راست تیمور کی آنکھوں میں تھی۔

عمران! تیمور نے پستول سیدھا کر کے کہا،

تم سچ کے پیچھے بھاگتے ہو، مگر سچ کبھی مکمل نہیں ہوتا! طاقت ہی سب کچھ ہے!

عمران نے قدم بڑھاتے ہوئے، پرسکون لہجے میں کہا:
طاقت اُس وقت بے معنی ہوجاتی ہے، جب ضمیر مرجائے!
عین اُس لمحے، تیمور نے گولی چلائی
بینگ!
لیکن جوزف نے تیزی سے ایک طرف سے جھپٹ کر گولی کے رخ کو موڑ دیا۔

پستول تیمور کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا، اور چند لمحوں بعد وہ زمین پر دبا لیا گیا۔

ہتھکڑیاں! عمران نے کہا۔

دونوں ہاتھوں میں زنجیر پڑتے ہی تیمور کے چہرے پر پہلی بار خوف آیا۔

فارم ہاؤس سے نکلتے وقت عمران نے بیگ کھولا اندر پاکستان کے خلاف تمام ثبوت موجود تھے:

بیرونی فنڈنگ، دہشت گرد نیٹ ورک کی تفصیلات، اور پتنگ نامی سازشی منصوبے کی مکمل فائل۔

ہم نے صرف تیمور کو نہیں، پوری سازش کو بے نقاب کیا ہے۔ جوزف نے دھیمی آواز میں کہا۔

اس کامیاب آپریشن کے بعد نہ صرف پاکشیا سے جنگ کا خطرہ ٹل گیا، بلکہ ملک کے اندرونی غداروں کی جڑ بھی کاٹ دی گئی۔

سب فتح کی خوشی منا رہے تھے، مگر عمران خاموش کھڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں سکون نہیں تھا، صرف گہرے خیال تھے۔

فیاض...
وہ بولا،

اگلا مشن تیار رکھو۔ سچ کبھی ختم نہیں ہوتا، اور نہ ہی جھوٹ۔ ہم صرف توازن قائم رکھتے ہیں۔

فضا میں صبح کی روشنی اب پوری طرح پھیل چکی تھی، لیکن عمران جانتا تھا اندھیرے اب بھی باقی ہیں۔